السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وجوب عبادت الٰہی اور دشمنوں پر فتح ونصرت کے اسباب

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وجوب عبادت الٰہی اور دشمنوں پر فتح ونصرت کے اسباب

الحمد للہ وحدہ، والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، وعلی آلہ وصحبہ_ اما بعد:

ہر مکلف انسان کے لئے سب سے اہم واجب اور فرض یہ ہے کہ وہ اپنے اس رب سبحانہ وتعالی کی عبادت کرے جو آسمان وزمین اور عرش عظیم کا رب ہے اور جس نے اپنی کتاب کریم میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (الاعراف ۷/۵۴)

درحقیقت تمہارا پروردگار اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر قائم ہوا، وہی رات کو دن پر ڈھانپ دیتا ہے کہ وہ (دن) اس کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے اور اس نے سورج، چاند اور تارے کو پیدا" "کئے، سب اس کے فرمان کے مطابق کام میں لگے ہوئے ہیں، دیکھو سب مخلوق بھی اسی کی ہے اور حکم بھی (اسی کا ہے) اللہ رب العالمین بڑی برکت والا ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنوں اور انسانوں کو تو اسی نے اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا فرمایا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاریات ۵۱/۵۶)

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری ہی عبادت کریں''

یہ عبادت جس کے لئے اللہ تعالی نے جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا، اس سے مراد اس کی توحید ہے اور عبادت کی تمام قسمیں مثلاً نماز، روزہ، زکوۃ، حج، رکوع، سجود، طواف، ذبح، نذر، خوف، امید، استغاثہ، استعانت، استعاذہ اور دعا کی تمام قسمیں بھی اسی میں شامل ہیں۔ اس عبادت میں اللہ تعالی کے ان اوامر اور ترک نواہی میں اس کی اطاعت بھی شامل ہے جو اللہ تعالی کی کتاب کریم اور اس کے رسول امین ﷺ کی سنت نے بیان کی ہے۔ اللہ تعالی نے تمام جنوں اور انسانوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اس عبادت کو بجالائیں جس کی خاطر انہیں پیدا کیا گیا ہے۔ اسی عبادت کے بیان کے لئے اس نے تمام رسولوں کو مبعوث اور تمام کتابوں کو نازل فرمایا ہے، اس کی تفصیل اس کی دعوت اور اسے اخلاص کے ساتھ ادا کرنے کا حکم اللہ وحدہ، ہی کے لئے ہے، جیسا کہ اس نے ارشاد فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرہ ۲/۲۱)

''اے لوگوں اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچو۔''

(اور فرمایا: وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (الاسراء ۱۷/۲۳

''اور تمہارے پروردگار نے فیصلہ کردیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔''

اس میں ''قضی'' کے معنی حکم دینے اور وصیت کرنے کے ہیں، اسی طرح اس نے یہ بھی فرمایا ہے:

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ (البینة ۹۸/۵)

''اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ (اور یک سو ہو کر) اللہ کی عبادت کریں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور یہی سچا دین ہے۔''

کتاب اللہ میں اس مفہوم کی بہت سی آیات ہیں، جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (الحشر ۵۹/۷)

''جو چیز تم کو رسول (ﷺ) دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔''

اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (النساء ۴/۵۹)

''مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں، ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو، یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل (انجام) بھی اچھا ہے۔''

نیز فرمایا:

مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (النساء ۴/۸۰)

''جس شخص نے رسول کی فرماں برداری کی تو بے شک اس نے اللہ کی فرماں برداری کی۔''

مزید ارشاد ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ (النحل ۱۶/۳۶)

"اور ہم نے ہر جماعت (امت) میں پیغمبر بھیجا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور بتوں (کی پرستش) سے اجتناب کرو۔"

اور فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ (الانبیاء ۲۱/۲۵)

"اور جو رسول ہم نے آپ سے پہلے بھیجے، ان کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو تم میری ہی عبادت کرو۔"

ارشاد گرامی ہے:

الر ۚ كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ١ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ (ھود ۱۱/۱-۲)

"یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں اور اللہ حکیم و خبیر کی طرف سے بالتفصیل بیان کر دی گئی ہیں (وہ یہ) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور میں اس کی طرف سے تم کو ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔"

یہ آیات محکمات اور اس مفہوم کی قرآن مجید کی دیگر تمام آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ صرف اللہ وحدہ کی اخلاص کے ساتھ عبادت واجب ہے اور یہی دین کی اصل اور ملت کی اساس ہے۔ ان آیات سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جنوں اور انسانوں کی تخلیق، انبیاء کی بعثت اور کتابوں کے نزول میں بھی یہی حکمت کارفرما ہے لہذا تمام مکلفین پر یہ واجب ہے کہ اس امر کی طرف کامل توجہ دیں اور اسے سمجھنے کی پوری پوری کوشش کریں اور آج نام کے مسلمان جن بہت سی باتوں میں مبتلا ہو چکے ہیں ان سے پرہیز کریں مثلا انبیاء و اولیاء کے بارے میں غلو سے کام لینا، ان کی قبروں پر عمارتیں، مسجدیں اور قبے بنانا، ان سے سوال کرنا اور مدد مانگنا، حاجات کو پورا کرنے کے لئے ان کی طرف رجوع کرنا، ان سے سوال کرنا، پریشانیوں کے ازالہ، بیماریوں کے لئے شفا اور دشمنوں پر فتح و نصرت حاصل کرنے کے لئے ان کی طرف رجوع کرنا اور اس طرح کے دیگر بے شمار امور ہیں جو شرک اکبر کی قسمیں ہیں۔ کتاب اللہ کے اس مضمون کی موافقت میں رسول اللہ ﷺ کی بہت سی صحیح احادیث بھی ہیں، چنانچہ صحیحین میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا "کیا تمھیں معلوم ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ اور بندوں کا اللہ تعالی پر کیا حق ہے؟'' حضرت معاذ نے عرض کیا کہ ''اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔'' تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ جو اس کے ساتھ شرک نہ کرے، اسے وہ عذاب نہ دے۔'' صحیح بخاری میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بناتے ہوئے فوت ہو تو وہ جہنم رسید ہوگا۔''

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اللہ تعالی سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ یہ اس کے ساتھ کسی کو اس کا شریک نہ بناتا ہو تو یہ شخص جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص اللہ تعالی اس حال میں ملاقات کرے کہ یہ اس کے ساتھ شرک کرتا ہو تو ایسا شخص جہنم رسید ہوگا۔ اس مفہوم کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں، یہ مسئلہ بہت اہم اور عظیم مسئلہ ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو مبعوث ہی اس لئے فرمایا کہ آپؐ توحید کی دعوت دیں، شرک کی نفی کریں، چنانچہ جس مقصد کی خاطر آپؐ کی بعثت ہوئی اس کی تبلیغ کے لئے آپؐ نے بہت احسن انداز میں فرض ادا کیا حتی کہ اللہ کی راہ میں آپؐ کو سخت اذیتیں پہنچائی گئیں مگر آپؐ نے اور آپؐ کے ساتھ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صبر کو خوب خوب مظاہرہ کیا اور دعوت و تبلیغ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی حتی کہ اللہ تعالی نے تمام بتوں اور پروہتوں سے جزیرۃ العرب کو پاک کر دیا، لوگ فوج در فوج اللہ تعالی کے دین میں داخل ہوگئے، کعبۃ اللہ کے گرد و پیش اور اس کے اندر رکھے ہوئے بتوں کو توڑ پھوڑ دیا گیا، لات، عزی، منات اور قبائل عرب کے دیگر تمام بتوں کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا گیا جس سے جزیرۃ العرب میں اللہ تعالی کے کلمہ کو سربلندی اور دین اسلام کو غلبہ حاصل ہوگیا۔ پھر مسلمان جزیرۃ العرب سے باہر دعوت و جہاد کے کام کے لئے متوجہ ہوئے اور اس سے اللہ تعالی نے سعادت مند لوگوں کو ہدایت سے بہرہ مند فرمایا اور دنیا کے اکثر حصوں میں حق اور عدل کا بول بالا ہوگیا اور اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہدایت کے امام، حق کے قائد اور عدل و اصلاح کے داعی بن گئے اور پھر ان کے بعد تابعین و تبع تابعین نے ہدایت کے امام اور حق کے داعی بن کر کام کیا اور اللہ کے دین کی اشاعت کا کام کیا۔ لوگوں کو توحید الہی کی دعوت دی، اپنے نفسوں اور مالوں کے ساتھ اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کیا اور اللہ کی خاطر کسی ملامت گر کی ملامت کی قطعا کوئی پرواہ نہ کی تو اللہ تعالی نے بھی انہیں فتح و نصرت سے نوازا اور دشمنوں کے مقابلہ میں انہیں غلبہ عطا فرمایا اور اپنے حسب ذیل فرمان میں جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کر کے دکھایا کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (محمد ۴۷/۷)

''اے اہل ایمان! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔''

وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ٤٠ الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ (الحج ۲۲/۴۰-۴۱)

''اور جو شخص اللہ (کے دین) کی مدد کرتا ہے اللہ اس کی مدد ضرور کرے گا بے شک اللہ تعالی زبردست قوت اور غلبے والا ہے، یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس (قدرت واختیار) دیں تو نماز قائم کریں، زکوۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔''

پھر اس کے بعد لوگوں میں تبدیلی آگئی، وہ فرقوں میں تقسیم ہوگئے، جہاد کے بارے میں سست ہوگئے، عیش وراحت اور خواہش پرستی کی زندگی کو ترجیح دینے لگے، ان میں منکرات عام ہوگئیں۔۔۔ مگر جس کو اللہ تعالی نے محفوظ رکھا۔۔۔ تو اللہ تعالی نے بھی ان کے حالات کو بدل دیا اور ان کے اعمال کی سزا کے طور پر ان کے دشمنوں کو ان پر مسلط کر دیا اور اللہ تعالی اپنے بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔ قانون قدرت یہ ہے کہ:

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ (الرعد ۱۳/۱۱)

''اللہ اس (نعمت) کو جس قوم کو (حاصل ہے) نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی حالت کو نہ بدلے۔''

لہٰذا سب مسلمانوں پر، خواہ ان کا تعلق حکومتوں سے ہو یا قوموں سے، یہ واجب ہے کہ وہ اللہ سبحانہ وتوالیٰ کی طرف رجوع کریں، اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت وبندگی بجالائیں، سابقہ کوتاہیوں اور گناہوں سے توبہ کریں، فرائض کے ادا کرنے میں کمر ہمت باندھ لیں، اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور سے رک جائیں اور آپس میں ایک دوسرے کو اس کی وصیت بھی کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون بھی کریں۔

سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ شرعی حدود کو نافذ کیا جائے، ہر چیز میں لوگوں کے مابین حکم شریعت کے مطابق فیصلہ کیا جائے اور شرعی قوانین کو اپنا نظام حکومت بنایا جائے ان وضعی قوانین کو فی الفور ختم کر دیا جائے جو اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مخالف ہیں اور ان قوانین کی بنیاد پر اپنا نظام حکومت قطعا استوار نہ کیا جائے اور تمام لوگوں کو حکم شریعت کا پابند بنایا جائے۔ حضرات علماء کرام کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ لوگوں میں دین کی سمجھ بوجھ پیدا کریں، ان میں اسلامی بیداری کی روح پھونک دیں، حق وصبر اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی وصیت کریں اور نفاذ شریعت کے سلسلہ میں اپنے حکمرانوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

اسی طرح علماء پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ ان ملحدانہ افکار ونظریات مثلاً کمیونزم، سوشلزم اور قومیت پرستی وغیرہ کے خلاف جنگ کریں جو اسلامی شریعت کے مخالف ہیں، اس سے ہی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے خراب حالات کی اصلاح فرمائے گا، عظمت گم گشتہ کو واپس لوٹائے گا، دشمنوں پر فتح ونصرت عطا کر کے زمین میں غلبہ عطا فرمائے گا۔ جیسا کہ سب سے سچے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ (الروم ۳۰/۴۷)

''اور مومنوں کی مدد کرنا ہم پر لازم ہے۔''

نیز ارشاد فرمایا:

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (النور ۲۴/۵۵)

''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے، مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بدکردار ہیں۔''

مزید فرمایا:

إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ٥١ يَوْمَ لَا يَنفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ (غافر ۴۰/۵۱-۵۲)

''ہم اپنے پیغمبروں کی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے (یعنی قیامت کو بھی) جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ فائدہ نہ دے گی اور ان کے لئے لعنت اور برا گھر ہے۔''

اللہ سبحانہ وتعالی کے حضور دست سوال دراز ہے کہ وہ مسلمانوں کے حکمرانوں اور عوام کی اصلاح فرمائے، انہیں دین کی فقاہت سے نوازے، انہیں تقوی کی بنیاد پر جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائے، سب کو صراط مستقیم کی رہنمائی فرمائے، ان کے ساتھ حق کو نصرت اور باطل کو ذلت عطا کرے، سب کو ایک دوسرے کے ساتھ نیکی وتقوی پر تعاون اور حق وصبر کی وصیت کی توفیق بخشے، بلاشبہ وہی ذات گرامی کارساز وقادر ہے۔

!وصلی اللہ علیہ وسلم علی عبدہ ورسولہ وخیرتہ من خلقہ نبینا وامامنا سیدنا محمد بن عبداللہ وعلی آلہ واصحابہ، ومن اہتدي بہداہ الی یوم الدین، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ